سوال

(14) ایسی صورت میں بیٹے نے ماں کو غسل دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

والدہ کی میت کو اس کے بیٹے نے غسل دیا، باوجویکہ اس کے بیٹے کی بیوی موجود تھیں، ایسی صورت میں بیٹے نے ماں کو غسل دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سبل السلام میں ہے :

((واما فی الاجانب فانه اخرج ابو داؤد فی المراسیل من حدیث ابی بکر بن عیاش عن محمد بن ابی سہل عن مکحول قال قال رسول اللہ ﷺ اذا ماتت المرأة مع الرجال لیس فیھم امراة غیرھا۔ والرجل مع النساء لیس معھن رجل غیر فانھما یتیمان ویدفنان وھما بمنزلة من لایجد الماء انتھیٰ محمد ن سہل ھذا ذکره ابن حبان فی الثقات وقال البخاری لایتابع علی حدیثه وعن علی علیه السلام قال قال رسول اللہ ﷺ لا بتر زفخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت رواہ ابو داؤد وابن ماجة فی اسنادہ اختلاف)) (ص ۱۹۳)

’’یعنی مکحول رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت مر جائے اور کوئی دوسری عورت وہاں نہ ہو یا مرد مر جائے اور کوئی دوسرا مرد وہاں نہ ہو تو تیمم کر کے دفن کر دیے جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی ران ننگی نہ کر اور کسی کی ران کی طرف نہ دیکھو خواہ زندہ ہو یا مردہ۔‘‘

اس سے معلوم ہوا کہ خاوند بیوی کے سوا کوئی مرد عورت کو اور کوئی عورت مرد کو غسل نہ دے جس شخص نے ماں کو غسل دیا ہے اُس نے بہت برا کیا۔

(عبد اللہ امرتسری روپڑ) (فتاویٰ اہل حدیث روپڑ ۲ ص ۴۴۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 47